ابو صلت ہروی نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی۔ امامؑ نے فرمایا: میرے والد ماجد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں اپنے والد ماجد علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ہمارے دستوں میں سے ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ دروازے پر بہت سوار کھڑے ہیں اور وہ آپؑ سے ملنے کے خواہش مند ہیں۔ میرے والد ماجد نے مجھ سے فرمایا کہ جا کر دیکھو وہ کون لوگ ہیں؟ میں نے جا کر دیکھا کہ بہت سے اونٹوں پر صندوق لدے ہوئے تھے اور ان کے ساتھ ایک شخص گھوڑے پر سوار تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اُس نے بتایا کہ میں سندھ (ہند) کا رہنے والا ہوں اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملاقات کا خواہش مند ہوں۔

میں نے والد ماجد کو اس کا پیغام پہنچایا۔

امامؑ نے فرمایا: میں اس نجس اور خائن شخص سے ملنا پسند نہیں کرتا۔

وہ شخص ایک طویل عرصہ تک دروازے پر ٹھہرا رہا مگر آپؑ نے اسے ملاقات کی اجازت عطا نہ فرمائی۔ آخر کار یزید بن سلیمان اور محمد بن سلیمان نے اس کی سفارش کی تو آپؑ نے اجازت دے۔ وہ ہندی اندر آیا اور آپؑ کے سامنے کھڑے ہو کر کہنے لگا: اللہ آپؑ کی صلاحیتوں میں اضافہ کرے میں سندھ (ہند) کا رہنے والا ہوں اور میرے بادشاہ نے مجھے ایک خط دیا جو سر بمہر ہے اور میں دروازے پر ایک عرصہ تک انتظار میں کھڑا رہا۔ آخر میرا جرم کیا ہے؟ اور کیا اولادِ انبیاء مہمانوں سے اسی طرح کا سلوک کیا کرتی ہے؟

امامؑ نے فرمایا: تمہیں تھوڑی دیر تک اس کی وجہ معلوم ہو جائے گی۔

امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا کہ میرے والد نے مجھ سے فرمایا کہ اس سے خط لے کر پڑھو۔ میں خط لیا اور کھول کر پڑھا تو اس میں تحریر تھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یہ خط جعفر بن محمدؑ کی طرف ہے جو کہ ہر ناپاکی سے پاک ہے اور اسے شاہِ ہند کی جانب سے روانہ کیا جاتا ہے۔

اما بعد! اللہ نے آپؑ کے ذریعہ سے مجھے ہدایت دی۔ میرے پاس ایک کنیز بھیجی گئی ہے ایسی حسین و جمیل کنیز میں نے کبھی نہیں دیکھی اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ صرف آپؑ کے ہی قابل ہے، اسی لیے میں آپؑ کو یہ کنیز ہدیہ کر رہا ہوں۔ میں اس کے ساتھ بہت سے زیورات، جواہرات اور عطریات بھی بھیج رہاں ہوں اور اس کے بھیجنے کیلئے میں نے بڑی احتیاط سے کام لیا

ہے۔ میں نے تمام وزراء کو بلایا۔ ان میں سے ایک ہزار امین افراد چنے، پھر ان ایک ہزار میں سے ایک سو کا انتخاب کیا اور ایک سو میں سے ایک شخص کو بعنوان امین منتخب کیا جس کا نام میزاب بن حباب ہے اس سے زیادہ امین شخص میں نے کسی کو نہیں پایا۔ چناچہ میں اس کنیز کو اس امینِ مملکت کے ساتھ روانہ کر رہا ہوں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے خائن! اسے واپس لے جا، یہ کنیز قبول کرنے کے لائق نہیں ہے تو نے امانت میں خیانت کی ہے۔ اُس نے حلف اُٹھا کر کہا میں نے کوئی خیانت نہیں کی۔

امامؑ نے فرمایا: اگر تیرا یہ کپڑا تیری خیانت کی گواہی دے دے تو کیا تو اللہ پر ایمان لائے گا اور صداقتِ اسلام کو تسلیم کر کے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے گا؟

اس نے کہا کہ آپؑ مجھے اس سے معاف ہی رکھیں تو بہتر ہے۔ امامؑ نے فرمایا: تجھے چاہیے کہ اپنی بد عملی کی روئیداد بادشاہ کو لکھ بھیج۔ اس نے کہا: اگر آپؑ میری کسی خیانت سے واقف ہیں تو آپؑ ہی خط لکھ دیں۔ اس شخص نے پوستین کا چوغہ (کوٹ) پہنا ہوا تھا۔

امامؑ نے فرمایا: اس چوغہ (کوٹ) کو اتارو۔ اس نے کوٹ اتارا، آپؑ کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا بیان ہے۔ میں نے سنا آپؑ سجدے میں کہہ رہے تھے۔

پروردگار! تجھے تیرے عرش کے عزت کے سہاروں کا واسطہ اور تجھے تیری رحمت کی اس انتہا کا واسطہ جس کا ذکر تو نے اپنی کتاب میں کیا ہے تو اپنے بندے اور رسول اور مخلوقات میں تیرے امین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آلؑ پر درود بھیج اور اس ہندی کے چوغے (کوٹ) کو بولنے کی توفیق عطا فرما کہ وہ فصیح و بلیغ عربی میں اس کی تمام روئیداد بیان کرے جس سے مجلس میں موجود ہمارے تمام دوست سن سکیں اور اس گفتگو کو اہل بیتؑ کے معجزات میں سے ایک معجزہ قرار دے تاکہ ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہوسکے۔ اس کے بعد آپؑ نے سر سجدہ سے اُٹھایا اور فرمایا: اے پوستین! اس ہندی کی خیانت کی روئیداد بیان کر۔

جیسے ہی امامؑ کے الفاظ ختم ہوئے، کوٹ میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ دنبہ کی مانند بن گیا اور اس نے کہا: فرزندِ رسولؐ: شاہِ ہند نے اس شخص کو اس کنیز پر امین مقرر کیا تھا اور اس نے اسے ہدایت کی تھی کہ وہ اس کی حفاظت کرے۔ لیکن جب سفر کرتے ہوئے ایک صحرا میں پہنچے تو سخت بارش ہوئی اور ہمارا سامان بھیگ گیا۔ پھر جب بارش رکی اور مطلع صاف ہوا اور سورج نکل آیا تو اس نے اس خادم کو بلایا جو اس کنیز کی خدمت پر مامور تھا اور اس کا نام بشر ہے اور اس نے اس سے کہا: تم نزدیکی قصبہ میں جاؤ اور وہاں سے خورد و نوش کا کچھ سامان لے آؤ۔ اس کا حکم سن کر وہ نوکر قصبہ کی طرف روانہ ہوا۔ ادھر اس نے کنیز کو محمل سے اتار کر خیمہ میں آنے کیلئے کہا۔ کنیز نے کیچڑ سے اپنے کپڑے بچانے کیلئے اپنا پائنچہ اوپر اُٹھایا۔ اس بددیانت کی نظر اس

کی پنڈلی پر پڑی تو اس نے کنیز کو دعوتِ گناہ دی اور کنیز بھی راضی ہو گئی۔ چنانچہ اس نے امانت میں خیانت کی۔

جب کوٹ نے ساری روائید اد بیان کی تو ہندی امامؑ کے پاؤں پر گر پڑا اور کہنے لگا: خدارا آپؑ مجھ پر رحم کریں واقعاً مجھ سے بد دیانتی ہوئی ہے۔ اس کے اقرارِ جرم کے بعد کوٹ اپنی اصلی حالت پر آ گیا۔ امامؑ نے ہندی سے فرمایا: اب اس چوغے (کوٹ) کو پہن لے۔ ہندی نے جیسے ہی کوٹ پہنا تو وہ اس کے گلے میں چپک گیا جس سے اس کا سانس گھٹنے لگا اور اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔

امامؑ نے فرمایا: اے کوٹ اس کو چھوڑ دے تا کہ یہ اپنے بادشاہ کے پاس جائے اور وہ اس کو قرار واقعی سزا دے۔

کوٹ نے اس کا گلا چھوڑ دیا۔ پھر ہندی نے کہا: آپؑ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپؑ اسے قبول کر لیں اگر آپؑ نے اس ہدیہ کو واپس کیا تو بادشاہ مجھے ناقابلِ برداشت سزا دے گا۔ امامؑ نے فرمایا: اگر تو اسلام لے آئے اور کلمہ پڑھ لے تو میں یہ کنیز تجھے ہبہ کر دوں گا اور تیرے بادشاہ سے تیری سفارش بھی کروں گا۔ ہندی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر امامؑ نے کنیز کے علاوہ بادشاہ کے بھیجے ہوئے دوسرے تحفے قبول کر لیے اور ہندی کو کنیز سمیت واپس بھیج دیا۔ اس کے بعد وہ ہندی کنیز کو ساتھ لے کر اپنے وطن چلا گیا۔ پھر کچھ ماہ بعد سلطانِ ہند کی طرف سے امامؑ کو اس مضمون کا ایک خط موصول ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، امام جعفر صادق علیہ السلام کے نام بادشاہِ ہند کی طرف سے! امابعد، میں نے ایک کنیز اور کچھ عاجزنہ ہدیے آپؑ کی خدمت میں روانہ کیے تھے۔ آپؑ نے میرے ہدیے قبول کر لیے لیکن آپؑ نے کنیز کو مسترد کر دیا جس سے میرے دل میں شکوک و شبہات پیدا ہوئے اور میں اس نتیجے پر پہنچا کہ انبیاء اور ان کی اولاد صاحبِ علم ہوتی ہے اور میرے قاصد نے امانت میں خیانت کی لہٰذا میں نے اپنی طرف سے جعلی خط تیار کیا اور میں نے اس سے کہا امامؑ نے مجھے خط لکھا ہے جس میں انہوں نے تیری خیانت کی شکایت کی ہے۔ اس کے بعد جب میں نے اس پر سختی کی تو اس نے اپنی خیانت کی تمام داستان مجھ سے بیان کی اور اس نے مجھ سے کوٹ کا واقعہ بیان کیا۔

یہ واقعہ سن کر مجھے جہاں غصہ آیا وہاں یہ خوشی بھی ہوئی کہ میرے دل کو آپؑ کی صداقت پر زیادہ یقین آ گیا اور اس سے مجھے اطمینان ہو گیا کہ آپؑ صحیح معنوں میں انبیاء کے وارث ہیں۔ اب مجھے آپؑ کی امامت پر مکمل اطمینانِ قلب حاصل ہو چکا ہے۔ میں نے دونوں بدکاروں کو قتل کرا دیا ہے اب میں دل کی گہرائیوں سے ایمان لاتا ہوں اور کہتا ہوں: **اشهدان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وانت حجة اللہ** (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور حضرت محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور آپؑ اللہ کی حجت ہیں۔)

پھر کچھ دنوں کے بعد شاہِ ہند ترکِ وطن کر کے امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہمیشہ کیلئے اس نے امامؑ کے پاس رہائش اختیار کر لی۔

(الخرائج، جلد1، صفحہ299)(معجزاتِ آلِ محمدؐ، جلد3، صفحہ94)